از عدالت عظمیٰ

کام گران آسام کمپنی

31مارچ
1958

بنام

آسام کمپنی لمیٹڈ

(بھگوتی، جے ایل کپور اور اے کے سارکر جسٹس صاحبان)

صنعتی تنازعہ-بونس-فارمولہ جو چائے کی صنعت پر لاگو ہوتا ہے-سرمایہ اور ذخائر پر واپسی کے لیے قابل اجازت کٹوتیاں-بونس کی ادائیگی کی" یونٹ اسکیم"، اگر مناسب ہو۔

اپیل گزاروں نے1950 ، 1951 اور 1952 کے سالوں کے لیے سالانہ چھ ماہ کی اجرت کی شرح سے بونس کا دعوی کیا-انڈسٹریل ٹریبونل جس کو تنازعہ بھیجا گیا تھا، نے بونس کی ادائیگی کے لیے دستیاب سرپلس کا حساب لگانے میں، ادا شدہ سرمائے پر اور ذخائر پر بالترتیب 7 فیصد اور 5 فیصد پر واپسی کی اجازت دی اور بونس کی ادائیگی کی" یونٹ اسکیم "کو قبول کیا جس پر کمپنی 1926 سے عمل کر رہی تھی۔اس اسکیم کے تحت ہر کارکن کو اس کی ملازمت کی اہمیت، اس کی اجرت اور اس مخصوص ملازمت میں ملازمت کے سالوں کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے یونٹس کریڈٹ کیے جاتے تھے، اور ہر کارکن کو یونٹس کے تناسب سے بونس ادا کیا جاتا تھا۔اپیل پر لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے ایوارڈ میں ترمیم کی اور ذخائر پر ریٹرن 5 فیصد سے بڑھاکر 6 فیصد کر دیا۔:

مانا گیاکہ سری میناکشی ملز بمقابلہ ان کے کارکنوں، [1958]) ایس سی آر878 پر 884 میں طے شدہ فارمولہ سرپلس کا پتہ لگانے کے لیے جس کی بنیاد پر بونس قابل تعین اور قابل تقسیم ہو جاتا ہے، مناسب تطبیق کے ساتھ چائے صنعت پر لاگو کیا جا سکتا ہے۔

اس فارمولے کے تحت قابل اجازت 6 فیصد کے مقابلے میں سرمائے پر 7 فیصد واپسی کی اجازت چائے صنعت میں اضافی خطرے کے عوامل کی وجہ سے جائز تھی۔انڈسٹریل ٹریبونل کی طرف سے ذخائر پر 5 فیصد ریٹرن

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

کی اجازت غیر معقول نہیں تھی جبکہ فارمولے میں 4 فیصد کی اجازت دی گئی تھی، یہ کمپنی کے مفادات کے تحفظ کے لیے کافی تھا۔لیکن اپیلٹ ٹریبونل کی طرف سے اسے 6 فیصد تک بڑھانا باز آبادکاری کے لیے مدعا علیہ کے تحریری بیان میں یا اس رقم کے تعین کے لیے کسی اعداد و شمار کی عدم موجودگی میں ناقابل حمایت تھا۔

یونٹ اسکیم" بونس کی ادائیگی کے لیے موزوں تھی اور اس کے نتیجے میں نہ صرف بونس کی منصفانہ تقسیم ہوگی بلکہ کام کے معیار اور مقدار میں بھی بہتری آئے گی۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار :کی دیوانی اپیل نمبر34 بابت1957

بھارتیہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل، کلکتہ کے 31 اگست 1955 کے فیصلے اور حکم سے اپیل نمبر کلکتہ 187-اور کلکتہ –188 بابت 1954کی اپیل میں، جو انڈسٹریل ٹریبونل، آسام کے 15 مئی 1954 کے ایوارڈ سے پیدا ہوتی ہے، 1953کے حوالہ نمبر 20 میں جو 16 جون 1954 کے آسام گزٹ میں شائع ہوا تھا۔

اپیل گزاروں کے لیے :سی۔ بی۔ اگروالا اور کے۔ پی۔ گپتا۔

مدعا علیہ کی طرف سے :پی کے گوسوامی، ایس این مکھرجی اور بی این گھوش۔

31مارچ1958۔عدالت کا فیصلہ جسٹس کپور کے ذریعے سُنایا گیا

جسٹس کپور ._.لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کلکتہ کے 31 اگست 1955 کے حکم کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے لائی گئی اس اپیل میں فریقین کے درمیان تنازعہ بونس کے سوال تک محدود ہے۔اپیل کنندگان وہ کارکن ہیں جن میں بھارتیہ عملے کے ارکان اور مدعا علیہ کے ذریعہ ملازم کاریگر، آسام کمپنی لمیٹڈ، جو برطانیہ میں کارپوریٹ کمپنی ہے اور ریاست آسام میں چائے کی صنعت میں مصروف ہے،اپیل گزار1950 ، 1951 اور 1952 کے سالوں کے لیے سالانہ 6 ماہ کی اجرت کی شرح سے بونس کا دعوی کرتے ہیں۔مدعا علیہ نے کاریگروں کو چھوڑ کر بھارتیہ عملے کو 1950کے لیے بونس کے طور پر 51,061 روپے کی پیشکش کی۔ 1951 کے لیے 48,140 روپے۔اور 1952کے لیے 15,493 جو کہ سال 1950 کے خالص منافع کا 2.3 فیصد، سال 1951 کے لیے 3.1 فیصد

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

اور سال 1952 کے لیے 3.9 فیصد ہے۔یہ تنازعہ 27 اگست 1953 کو آسام حکومت کے ایک اطلاع نامہ کے ذریعے انڈسٹریل ٹریبونل کو بھیجا گیا تھا۔

انڈسٹریل ٹریبونل نے تین سال کے لیے کمپنی کی بیلنس شیٹ میں دی گئی فرسودگی کی اجازت دی اور ادا شدہ سرمائے اور ریزرو پر بالترتیب 7 فیصد اور 5 فیصد واپسی کی اجازت دی اور کاریگروں کو بھی بونس کا حقدار قرار دیا۔ادائیگی کے طریقے کے مقصد کے لیے انڈسٹریل ٹریبونل نے یونٹ اسکیم کو قبول کر لیا جس کے تحت کمپنی سال 1926 سے بونس ادا کر رہی تھی۔یہ رائے تھی کہ یہ اسکیم منصفانہ اور صنعتی کارکردگی اور پیداوار کو ترغیب دیتی تھی۔

اپیل کنندگان اور مدعا علیہ دونوں نے اس حکم کے خلاف اپیل کی، سابقہ نے کھاتوں کی درستگی، سرمائے اور ذخائر پر واپسی کی رقم اور" یونٹ اسکیم "کے بارے میں اور دوبارہ بونس کے طور پر ہر سال چھ ماہ کی اجرت کا دعوی کیا۔مؤخر الذکر نے سرمایہ اور ذخائر پر اجازت شدہ فیصد کے خلاف اپیل کی اور منصفانہ واپسی کے طور پر بالترتیب 10 فیصد اور 8 فیصد کا دعوی کیا۔اس نے فنکاروں کو بونس کے اہل کارکنوں میں شامل کرنے اور چائے صنعت میں بمبئی فارمولے کے اطلاق پر بھی اعتراض کیا۔لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے ٹریبونل کے فیصلے میں تبدیلی کی اور بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت قابل اجازت شرح پر فرسودگی کی اجازت دی، ادا شدہ سرمائے پر 7 فیصد کی تصدیق کی لیکن بحالی کے لیے کمپنی کے دعوے کو پورا کرنے کے لیے ذخائر پر ریٹرن 5 فیصد سے بڑھا کر 6 فیصد کر دیا جس کا دعوی اگرچہ انڈسٹریل ٹریبونل کے سامنے نہیں کیا گیا تھا، لیکن اسے ذخائر پر ریٹرن میں اضافے کی بنیاد کے طور پر اس کے سامنے رکھا گیا تھا۔اس عدالت میں اپیل گزاروں نے فرسودگی کی رقم، سرمائے اور ذخائر پر واپسی اور" یونٹ اسکیم "پر دوبارہ اپنے اعتراض کو دہرایا لیکن وہ بونس کے طور پر اپنے دعوے کو دو ماہ کی اجرت تک محدود رکھنے کے لیے تیار تھے۔ریسپون ڈینٹ کے وکیل نے چائے صنعت جیسی صنعت پر فارمولے کے اطلاق پر اعتراض کیا، ان کی دلیل یہ تھی کہ ٹیکسٹائل کی صنعت پر لاگو ہونے والے حالات اور تحفظات چائے صنعت پر لاگو نہیں ہو سکتے جو زراعت سے منسلک ہونے کی وجہ سے مختلف عوامل سے متاثر ہے جن پر فرسودگی، سرمائے پر واپسی اور ذخائر پر واپسی کے معاملے میں غور کیا جانا چاہیے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

وہ اصول جن کی بنیاد پر اضافی رقم کا تعین کیا جاتا ہے جس کی بنیاد پر بونس قابل تعین اور تقسیم ہو جاتا ہے، اس عدالت نے سری میناکشی ملز بمقابلہ ان کارکنان میں طے کیا ہے۔وہاں دیا گیا فارمولا یہ ہے

": تقسیم کے قابل سرپلس کا تعین (1) فرسودگی، (2) بحالی، 6 (3) فیصد پر واپسی کے لیے مجموعی منافع سے فراہم کرنے کے بعد کیا جانا چاہیے۔ادا شدہ سرمائے پر (4) کم لیکن معقول شرح پر کام کرنے والے سرمائے پر واپسی، اور (5) انکم ٹیکس کی ادائیگی کے سلسلے میں تخمینہ شدہ رقم کے لیے۔اس فارمولے کے تحت صنعتی تنازعات ایکٹ کے تحت پیدا ہونے والے معاملات میں قابل اجازت فرسودگی شفٹ فرسودگی سمیت عام فرسودگی ہے۔

ہم مدعا علیہ کے وکیل کو یہ دعوی کرنے کے لیے نہیں سمجھ پائے کہ فارمولے میں کچھ بھی ایسا تھا جو اصولی طور پر غلط تھا لیکن اسے چائے صنعت کے حالات کے مطابق ہم آہنگ ہونا پڑا۔تاہم، ان کی طرف سے کوئی ایسے حالات نہیں بتائے گئے جو فارمولے کو لاگو کرنا غیر منصفانہ بنائے اور نہ ہی فرسودگی کے حوالے سے اس میں تبدیلی کے لیے کوئی اعداد و شمار یا تفصیلات پیش کی گئیں۔

انڈسٹریل ٹریبونل نے فارمولے کے تحت قابل اجازت 6 فیصد کے مقابلے سرمائے پر 7 فیصد ریٹرن کی اجازت دی۔اس اضافے کی وجوہات یہ تھیں": کہ یہاں کی چائے صنعت کو اکثر مختلف منفی حالات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے-ان کے مقابلے میں زیادہ منفی جو دوسری صنعتوں پر آ سکتے ہیں اور دیگر صنعتوں کے مقابلے میں زیادہ خطرات کا باعث بن سکتے ہیں۔تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ فوری معاملے میں کمپنی ایک صدیسے زیادہ پرانی ہے جو اچھی طرح سے چل رہی ہے اور اس طرح اب تک ایک خوشحال اور مستحکم مقام پر رہی ہے اور اس طرح توقع کی جاتی ہے کہ اس نے کافی ذخیرہ کیا ہوگا۔"لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے سرمائے پر واپسی کی اس اعلی شرح کو اس بنیاد پر برقرار رکھا کہ" اسے کسی بھی دوسری صنعت یعنی موسم، پودوں میں کیڑوں اور مٹی کے بتدریج بگاڑ کے مقابلے میں زیادہ خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس پر کسی آدمی کا کوئی کنٹرول نہیں ہے۔"یہ اضافی خطرے کے عوامل بلاشبہ چائے صنعت جیسی زراعت سے منسلک صنعت میں موجود ہیں اور ہماری رائے میں وہ سرمائے پر زیادہ ریٹرن دینے کا جواز پیش کرتے ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

فارمولے کے ذریعہ 4 فیصد کی اجازت کے بجائے صنعتی ٹریبونل نے ذخائر پر ریٹرن کو اس بنیاد پر 5 فیصد مقرر کیا کہ یہ" کمپنی کے مفادات کے تحفظ کے لیے کافی ہے "لیکن لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے متبادل اور بحالی کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے اسے بڑھا کر 6 فیصد کر دیا کیونکہ" موجودہ معاملے میں ان چارجز کا حساب لگانے کا معمول کا طریقہ ممکن نہیں ہے "اور" ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ صنعت کو متبادل اور بحالی کے فنڈز کی کمی کا سامنا نہ کرنا پڑے اور اس طرح کے فنڈز کو کسی اور طریقے سے فراہم کرنا چاہیے، یعنی زیادہ شرحوں پر ورکنگ کیپٹل پر ریٹرن کی اجازت دے کر"۔باز آبادکاری کے لیے جواب دہندہ کے تحریری بیان یا اس رقم کے تعین کے لیے کسی اعداد و شمار میں کسی دعوے کی عدم موجودگی میں، یہ اضافی ایک فیصد ،ناقابل برداشت ہے۔یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جہاں دعوی نہیں کیا جا سکتا تھا یا اعداد و شمار مناسب مرحلے پر نہیں دیے جا سکتے تھے۔اضافی ایک فیصد کی اس لیے اجازت نہیں دی جا سکتی۔ہماری رائے میں انڈسٹریل ٹریبونل کی طرف سے دی گئی وجوہات چائے صنعت کے خطرات کو مدنظر رکھتے ہوئے ذخائر پر 5 فیصد دینے کی کافی حمایت کرتی ہیں جو کہ مختلف منفی حالات اور عناصر سے دوچار ہے۔انڈسٹریل ٹریبونل نے غیر معقول طریقے سے کام نہیں کیا ہے اور نہ ہی ذخائر پر 5 فیصد ریٹرن کا حساب لگانے میں کسی قبول شدہ اصولوں کو نظر انداز کیا ہے اور ہمیں اس شرح میں تبدیلی کی کوئی ٹھوس وجہ نظر نہیں آتی ہے۔

مدعا علیہ 1926 سے اپنے ملازمین کو" یونٹ اسکیم "نامی اسکیم کے مطابق بونس ادا کر رہا ہے جو انڈسٹریل ٹریبونل کے مطابق زیادہ کارگر ہونے کی اہلیت رکھتی ہے اور محنت کش عادات اور کارکردگی کو فروغ دیتی ہے جس سے زیادہ پیداوار ہوتی ہے۔لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے اسکیم کی خوبیوں پر غور نہیں کیا لیکن اس کے مطابق ادائیگی کا حکم دیا۔اس اسکیم کے تحت ہر کارکن کو یونٹس کا کریڈٹ دیا جاتا ہے، جس میں اس کی ملازمت کی اہمیت، اسے ملنے والی اجرت اور اس جزوی ملازمت کے سالوں کی تعداد کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔اس طرح دیے گئے یونٹوں کی قیمت کارکردگی اور تجربے کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔عملہ کو بارہ زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے اور طبّی عملے کو ایک کارکن کے ذریعے کیے گئے کام کی نوعیت کی نسبتا اہمیت کی بنیاد پر تین تین زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔اس طرح ان کی اہمیت کے نزولی ترتیب میں ملازمتوں کی درجہ بندی اس طرح کی گئی ہے.1:ہیڈموھوری ؛ .2ہیڈ کلرک ؛ .3ڈویژنل موھوری ؛ .4لینڈ موھوری ؛ ہزاریہ موھوری ؛ .5کامجری موھوری ؛ .6گوداون موھوری

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

؛ .7 دوسرا ٹی ہاؤس موہوری ؛ دوسرا کیرانی ؛ دوسرا ہزاریہ موہوری ؛8 ۔ دوسرا گودام موھوری.9 گنتی موھوری ؛ .10 تیسرا ٹی ہاؤس موھوری ؛ .11منڈل ؛ .12نوآموز۔

اس طرح یونٹس اس مخصوص زمرے کے کارکنوں کو دیے جائیں گے جس میں وہ ہیں اور جتنا زیادہ اہل کارکن ،اپنا کام اتنا ہی بہتر کرے گا اور اس کی اجرت جتنی زیادہ ہوگی، یونٹس کی تعداد اتنی ہی زیادہ ہوگی جس کا وہ حقدار ہوگا۔بونس کے طور پر تقسیم کے لیے دستیاب رقم کو اسکیم میں حصہ لینے والے تمام کارکنوں کی اکائیوں کی مجموعی تعداد سے تقسیم کیا جاتا ہے اور ہر کارکن ایک اکائی اور اکائیوں پر قابل ادائیگی رقم کے کئی گنا کا حقدار ہوگا۔ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اسکیم کی مناسبیت کے بارے میں انڈسٹریل ٹریبونل کا تخمینہ مکمل طور پر جائز تھا اور اس اسکیم کے مطابق بونس کی ادائیگی سے نہ صرف بونس کی منصفانہ تقسیم ہوگی بلکہ کام کے معیار اور مقدار میں بھی بہتری آئے گی۔اس اسکیم کو پیداواری بونس کے ساتھ الجھن میں نہیں ڈالنا چاہیے حالانکہ اس میں دستیاب اضافی رقم کی منصفانہ تقسیم اور ادارے میں کارکردگی کو برقرار رکھنے کو یکجا کرنے کی اہلیت ہے۔انڈسٹریل ٹریبونل کے ذریعے دیے گئے فیصلے کی بنیاد پر اعداد و شمار لیتے ہوئے ہم پاتے ہیں کہ روپے 7,64,608 سال 1950 کے لیے سرپلس ہوگیں۔ 1951 کے لیے 77,823 سال 1952 کے لیے 10 لاکھ روپے کا خسارہ۔ تین سال کے لیے دستیاب کل رقم صفر ہوگی۔اپیل کنندہ کے وکیل نے ہمارے سامنے جو دعوی کیا ہے، یعنی دو ماہ کی اجرت کی بنیاد پر، ہم دیکھتے ہیں کہ سال 1950 کے لیے عملے کے اراکین کے لیے مطلوبہ بونس کی 4,63,095رقم روپے کا چھٹا حصہ ہوگی۔ اور سال 1951 کے لیے، 4,83,893 روپے کا چھٹا حصہ۔اور 1952 کے لیے 5,31,202 روپے کا چھٹا حصہ۔جو1950 کے لیے 77,182 روپے تک کام کرتا ہے۔ 1951 کے لیے 80,647 روپے۔ 1952کے لیے88,533 روپے کاریگروں کے لیے درکار رقم ان اعداد و شمار میں مزید اضافہ کرتی ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ اب جو حسابات کیے گئے ہیں ان پر اپیل کنندہ سال 1950 کے لیے دو ماہ کے بونس کے دعوے کا جواز پیش کر سکتا ہے لیکن 1951 اور 1952 کے دعوے کے حوالے سے ایسا نہیں کہا جا سکتا کیونکہ دستیاب سرپلس صرف 77,823 روپے ہے 1951 کے لیےاور سال 1952 کے لیے تقریبا 10 لاکھ روپے کا خسارہ ہے۔ان تمام اعداد و شمار کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہماری رائے ہے کہ انڈسٹریل ٹریبونل کی طرف سے دی گئی رقوم منصفانہ اور مناسب ہیں۔چونکہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے غلط بنیاد پر فرسودگی اور بحالی کی اجازت دی ہے، اس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

لیے ہم لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے حکم کو کالعدم قرار دیں گے اور اس ترمیم کے ساتھ انڈسٹریل ٹریبونل کے حکم کو بحال کریں گے کہ مدعا علیہ کاریگروں کو متناسب بونس کی ادائیگی کے لیے درکار اضافی رقم فراہم کرے گا۔

لہذا اپیل کی اجازت اس حد تک دی جاتی ہے، لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے حکم کو کالعدم قرار دیا گیا اور انڈسٹریل ٹریبونل کے فیصلے کو اس ترمیم کے ساتھ بحال کیا گیا کہ مدعا علیہ کاریگروں کو" یونٹ سسٹم "کی بنیاد پر متناسب بونس کی ادائیگی کے لیے ان تین سالوں کے لیے اضافی رقم بھی فراہم کرے گا۔چونکہ دونوں میں سے کوئی بھی فریق اپنے اہم دعوں میں کامیاب نہیں دہے ہے، اس لیے اخراجات کے حوالے سے منصفانہ ترتیب یہ ہونی چاہیے کہ فریقین اپنے اپنے خرچات خود برداشت کریں گیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document